

الہی دے مجھے زکیں بیانی
 سخن کا لعل دے میری زبان کو
 میرے دل پر رکھ اپنے عشق کا بار
 میرے دل کو جلا کر چاک جوں کل
 بنا سینے کو میرے عشق کا کمر
 میرے آنسو کو دے پل پل رانی
 مجھے آنسو کے پانی میں ڈبا رکھ
 فغاں کی بے کوچ بھر میرے گلے میں
 دل سواں دے اور دے چشم پر غم
 مجھے کنج قناعت میں مکان دے
 مری جی کی ہوا کی توڑ کر دن

عطا کر مجھ کو بایقوت معانی
 در معنی میں بھر میرے ہاں کو
 نہ رکھ اس سست بیکاری کو بیکار
 کر اپنے عشق کے کلمش کا بلبل
 مرے ہر عضو کو کر غم کا کمر
 مری آنکھوں میں ت کر دو پانی
 نہنک بھر غم مجھ کو بے سار رکھ
 لگا دے آگ دارو کی تلے میں
 رکھ اپنے آب و آتش میں مراد
 فریب حرص سے مجھ کو اماں دے
 حشر کے ڈر سے رکھ مجھ کو درمراں

روٹی تھی ہیند سرو و فارغ البال
 جھروکی کی تلی والی نظر کو
 باسرفقرین ہی سبیرازات
 محل پر کینچ لیکر ہوی ہی خورسند

زین کی تخت پر سونا ہا جلال
 فاشیکا ہوس کر گو یلے در کو
 نظر بھر کر جو دیکھی آدمی ذات
 کند سین کر کر او سریند

پارہ امیری



لال

وصال کو ہر اوسکو دھبدم تھا
 سخنیہ فکرین کر لک رہیگا
 ہوا افانہ آخر اب دعا کر
 لڑو کو و صا رہن سرخ رو رکھ

کیا شاہی کو جب لک اوین دم تھا
 لڑی عاجز سخن کر لک لیکھا
 خموش رہن زمان کو ایشا کر
 لعلی عاجز و کی آبرو رکھ

